بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

حبیب الرحمٰن اعظمی

کوئی باخبر انصاف پسند اس سچائی کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام اپنے ابتدائے قیام سے یہود ونصاریٰ کی چیرہ دستیوں کا شکار ہوتا رہا ہے، ان دونوں قوموں نے کبھی بھی سیر چشمی کے ساتھ مسلمانوں کے حقِ زندگی کو گوارا نہیں کیا ہے۔ انھوں نے اپنی اسی معاندانہ خصلت کی بنا پر جبر و تشدد اور دہشت گردیوں کے ذریعہ ہمیشہ مسلمانوں سے ان کے زندہ رہنے کا حق چھیننا چاہا اور اپنی وحشیانہ خونریزیوں سے ان کے نام ونشان کو کارگاہِ حیات سے مٹادینے کی کوششیں کیں، کبھی داعیِ اسلام، محسنِ انسانیت اور پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ومثالی زندگی کو تنقیص وتوہین کا نشانہ بنایا، تو کبھی تحقیق اور ریسرچ کے پرفریب عنوان سے اسلام کے اصل سرچشموں یعنی کتاب الٰہی کی حقانیت اور حدیث نبوی (علی صاحبہا الفُ الفِ تحیہ) کی صداقت پر تشکیک وانکار کے تیر ونشتر چلائے، کبھی اسلامی تاریخ کا حلیہ بگاڑنے کی مہم برپا کی، تو کبھی اسلام کی ہدایت آفریں تعلیمات کی تضحیک وتشنیع کا غیر مہذب منصوبہ بروئے کار لایا گیا؛ غرضیکہ اسلام اور اس کا کلمہ پڑھنے والوں کے دائرۂ اثر ونفوذ کو تنگ سے تنگ تر بنادینے ہی کے لیے نہیں؛ بلکہ ان کے زندہ رہنے کے حق پر شب خون مارنے کے لیے کسی بھی تدبیر، حیلہ، مکر، فریب، سازش، افترا پردازی اور دہشت گردی سے گریز نہیں کیا گیا، جس کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے، اور اسلام دشمنی کی اس جاری مہم کی زمامِ قیادت آجکل امریکہ کے ہاتھوں میں ہے، جسے اسرائیل، یورپ اور اقوامِ متحدہ کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ ان اسلام دشمن طاقتوں نے مسلم ممالک میں جو اتھل پتھل مچا رکھی ہے، وہ ہماری نظروں کے سامنے ہے۔

ایک طرف مسلم ممالک کی تاراجی اور مسلمانوں کی خوں ریزی کا وحشیانہ سلسلہ جاری ہے تو دوسری طرف مسلمانوں کے عقیدہ اور انھیں فکری طور پر انتشار و ہیجان میں مبتلا کرنے کی غرض سے قرآنِ حکیم کی آیات میں چھیڑ چھاڑ کرکے نعوذ باللہ قرآن کا جدید ایڈیشن شائع کراکر مسلم آبادیوں

میں پھیلایا جارہا ہے۔ انکارِ حدیث کی قدیم فرسودہ مہم کو از سرِ نو زندہ کیا جارہا ہے، پیغمبرِ اسلام ﷺ کی شخصیت کو مجروح کرنے کی غرض سے ویڈیو فلمیں تیار کرائی جارہی ہیں، اسلامی تعلیمات واحکام کا مذاق اڑانے کے لیے عورتوں سے نماز کی امامت کرائی جارہی ہے۔ اسی کے ساتھ مستشرقین و مستغربین کی ایک فوج ہے، جس پر سالانہ اربوں ڈالر خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے دل و دماغ سے اسلامی تعلیمات کی وقعت واہمیت کو ختم کرنے اور انھیں دین و مذہب سے بیزار کرنے کے لیے علم وتحقیق کے نام سے اسلامی احکام وعقاید میں شکوک وشبہات پیدا کرتے رہتے ہیں، یہ لوگ اپنے پُر فریب دعووں کے ذریعہ عالمِ اسلام کو یہ باور کرانے کی سعی کرتے ہیں کہ اسلام کی چودہ سوسالہ قدیم تعلیمات عصرِ حاضر کی تہذیب وتمدن کا ساتھ دینے سے قاصر ہے؛ لہٰذا وقت کے تقاضا کے مطابق اسلام کی تشکیلِ جدید، اور قرآن وسنت نیز فقہ اسلامی کی از سرِ نو تفسیر وتشریح کی جانی چاہیے، یورپ وامریکہ کی تیار کردہ یہ فوج دینِ اسلام کی اصل صورت اور اس کے خوب تر قالب کو مسخ کرنے کے لیے اجتہادِ مطلق کا نعرہ بلند کرتی ہے، اس کے نزدیک اس اجتہادِ مطلق کا حق ہر اس شخص کو حاصل ہے جو کسی بھی زبان میں قرآنِ حکیم اور حدیثِ رسول ﷺ کے تراجم پڑھ لینے کی اہلیت رکھتا ہے۔ افسوس اور حیرت تو اس پر ہے کہ بعض مسلم تنظیمیں اپنی ناسمجھی سے ان اسلام مخالف طاقتوں کا آلۂ کار بنی ہوئی ہیں اور آثار واسلاف کے حوالہ سے مسلمانوں میں مزید انتشار پھیلا رہی ہیں، یاللعجب!

یہ مستشرقین اور ان کے تربیت یافتہ مستغربین تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف، سیرت، تاریخ وغیرہا اسلامی علوم وفنون میں سلفِ صالحین، فقہائے مجتہدین، اکابر محدثین اور علمائے دین کی اب تک کی گراں قدر خدمات اور بے مثال علمی و دینی کارناموں کو اپنے خود ساختہ اصولوں؛ بلکہ واضح لفظوں میں دجل وفریب کے تحت تنقید وتنقیص کا نشانہ بناتے رہتے ہیں اور اپنے اس غیر معقول رویہ سے اسلامی دنیا کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے علما کی یہ علمی کاوشیں بحث وتحقیق کے معیار پر پوری نہیں اترتیں؛ اس لیے یہ کسی درجہ میں بھی لائقِ اعتنا نہیں ہیں، اپنے اس پُر فریب حربہ کے ذریعہ وہ سلفِ صالحین وعلمائے دین سے امتِ مسلمہ کے رشتہ کو کاٹ دینا چاہتے ہیں؛ کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس رشتہ کے ٹوٹ جانے کے بعد ان کے دینی رخ اور سَمتِ سفر کو سہولت کے ساتھ بدلا جاسکتا ہے۔ ان کی اس تلبیسی مہم کو الیکٹرانک میڈیا کی ہمہ گیر شرکت حاصل ہے جس کی وجہ سے اس کے مسموم اثرات سے دنیا کا کوئی خطہ محفوظ نہیں ہے۔

ان تفصیلات اور بین الاقوامی حالات وواقعات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام اور قوم مسلم کو ہر چہار جانب سے نرغے میں لینے کا عمل منظّم طور پر پوری قوت سے جاری ہے۔ ظاہر ہے یہ

جارحانہ یورش حکومتی پیمانہ پر ہورہی ہے تو اس کا مقابلہ بھی حکومت کے پیمانہ پر ہی کیا جاسکتا ہے؛ لیکن مسلم ممالک اور ان کی حکومتوں کا اس وقت جو حال ہے، وہ سب پر عیاں ہے، ان ملکوں میں سے ایک اچھی خاصی تعداد کو قدرت نے اپنی فیاضیوں سے اس قدر نوازا تھا کہ وہ آسانی کے ساتھ اسلام کے دفاع کی طاقت وقوت فراہم کرسکتے تھے؛ مگر افسوس کہ انھوں نے عیش کوشیوں اور خرمستیوں میں اپنا سب کچھ گنوادیا اور اب صورتِ حال یہ ہے کہ وہ خود اپنی بقاو تحفظ کے لیے غیروں کا سہارا ڈھونڈھنے میں لگے ہوئے ہیں؛ اس لیے بجا طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ عصرِ حاضر میں اسلام اور اس کے علم بردار ایک ایسے سنگین بحران میں مبتلا ہیں جو اپنی مثال آپ ہے۔

ایسے ہمہ گیر بحرانی حالات میں بظاہر یہی ایک راہِ نجات ہے کہ عام مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت کے لیے خود اہلِ ایمان اپنے اپنے طور پر کوشش کریں، بطورِ خاص علمائے دین عامۃ المسلمین سے اپنے روابط بڑھائیں، مسلم بستیوں میں جاجا کر انھیں ایمان واسلام کی عظمت و حرمت سے آشنا بنائیں، اپنے کردار وعمل اور وعظ وتذکیر سے ان کے اندر دین کی سچی لگن پیدا کردیں اور انھیں اسلام کا ایسا گرویدہ بنادیں کہ سخت سے سخت حالات میں بھی ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آنے پائے۔ اگر مسلمان واقعی معنوں میں مسلمان بن جائے تو انشاء اللہ غارتگرانِ اسلام کی ساری سازشیں ناکام ہوجائیں گی۔ ملک و دولت تو ایک آنی جانی چیز ہے، ہمارا اصل سرمایہ تو ایمان واسلام ہے۔ شاید علامہ اقبال نے ایسے ہی موقع کے لیے یہ شعر کہا تھا۔

اگر ملک جاتا ہے ہاتھوں سے جائے
تو فرمانِ حق سے نہ کر بیوفائی

ہمیں ہماری طاقت وقوت کے مطابق مکلّف بنایا گیا ہے اور بحالتِ موجودہ بلاشبہ ہمارے اندر اس کی قدرت ہے کہ ہم مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی جدوجہد کریں؛ اس لیے حالات کا شکوہ اور اس پر آنسو بہانے کے بجائے ہمیں اپنی استطاعت کے مطابق جدوجہد کرنی چاہیے، اگر پوری استقامت کے ساتھ ہم نے اپنی جدوجہد جاری رکھی اور عام مسلمانوں کے اندر اسلام و ایمان کی سچی وابستگی پیدا کردی تو ربّ کائنات آگے کی راہیں خود کھول دیں گے۔ ارشادِ ربانی ہے: "وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا"۔ ہادیِ عالم ﷺ نے اپنے عمل سے کام کی ترتیب یہی بتائی ہے، مکہ کی تیرہ سالہ سنتِ نبوی علی صاحبہا الف الف تحیہ ہمارے لیے نمونۂ عمل ہے۔

جوانو! یہ صدائیں آرہی ہیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہوجائیں جو ہو عزمِ سفر پیدا